احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون. ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶۴ | سوموار ۸ - شوال ۱۴۱۴ھ ‘۲۱-امان ۷۳ ۱۳ہش ‘۲۱-مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لو

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہونگی۔ اور اس کے فضلوں کے تم وارث ہوگے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدے کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفاء نہیں کرتا۔ ایسا شخص منافق ہوتا ہے (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ سلب ایمان دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو انبیاء کے انکار سے، جس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور یہ مسلّم بات ہے۔ دوسرا اولیاء اللہ اور مامورین کے انکار سے سلب ایمان ہوتا ہے۔

انبیاء کے انکار سے سلب ایمان تو بالکل واضح امر ہے اور سب جانتے ہیں، لیکن پھر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کے انکار سے سلب ایمان اس لئے ہوتا ہے کہ نبی کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ میرا قول ہے۔ یہ میرا نبی ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ میری کتاب کو مانو اور میرے احکام پر عمل کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان نہیں لاتا اور ان وصایا اور حدود پر جو اس میں بیان کئے گئے ہیں، عمل نہیں کرتا ہے۔ وہ ان سے منکر ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔

ملفوظات جلد اوّل صـ۲۲۹

## روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کیلئے ہمیشہ نئی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کسی قوم کی ایک ہی قربانی اس کے ہمیشہ کام نہیں آسکتی۔ ہم میں سے ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ دن میں ایک یا دو یا تین دفعہ کھانا ضروری ہوتا ہے جیسا بھی کسی کے ہاں رواج ہو۔ اگر انسان ہر روز کھانا نہ کھائے تو اس کی وہ قوتیں جو تحلیل ہوتی رہتی ہیں ان کا بدل پیدا نہیں ہو سکتا اسی طرح اگر ایک انسان تیس سال تک ناک کان آنکھوں اور ہاتھ پیر سے کام لیتا رہے اور بعد میں کچھ عرصہ کے لئے اپنے ان اعضاء سے کام لینا چھوڑ دے مثلاً کانوں میں روئی ٹھونس کر ان کو بند کر دے یا آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں بیکار کر دے یا ایسے ہی دوسرے اعضا سے کام نہ لے تو یہ دلیل اس کے ہرگز کام نہ آئے گی کہ میں پہلے بیس سال ان اعضا سے کام لیتا رہا ہوں۔ اگر اب کام نہ لیا تو کیا نقصان ہو گا۔ اگر وہ ان اعضا سے کام نہ لے گا تو یقیناً کچھ دنوں کے بعد اس کی طاقتیں معطل ہو جائیں گی یہی حال روحانی طاقتوں کا ہوتا ہے کئی نادان یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے پہلے بہت سی قربانیاں کر دی ہیں وہی ہمارے لئے کافی ہیں۔ ہمیں آئندہ کے لئے قربانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ ہر روز کھانا کھاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ کل پرسوں یا اترسوں کا کھایا ہوا کھانا ہمارے لئے کافی ہو گا اور بغیر کسی کے کہنے کے ہر روز کھانا کھا لیتے ہیں سوائے بچوں کے کہ والدین ان کو کہہ کر کھانا کھلاتے ہیں کہ کھانا کھالو۔ نہیں تو معدہ خراب ہو جائے گا اور پانچ دس دن کی تاکید کے بعد وہ بھی اس نصیحت کے محتاج نہیں رہتے۔ تو ہر وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے۔ جس طرح کل کا کھایا ہوا اس کے آج کام نہیں آسکتا اسی طرح پچھلی قربانیاں انسان کو آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں بلکہ روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ پھر قربانیاں بھی اوقات کے بدلنے کے ساتھ بدلتی چلی جاتی ہیں۔

(از خطبہ ۷- ستمبر ۱۹۴۵ء)

## خصوصی درخواست دعا

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل چند روز سے بیمار ہیں کمزوری اور دیگر عوارض کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم سیفی صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

○ مکرم ملک مبشر احمد صاحب قائد علاقہ سندھ نے بذریعہ فون اپنے ماموں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب (نوبل انعام یافتہ) کی بیماری سے متعلق اطلاع دی ہے کہ دو تین یوم سے محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب بہت زیادہ علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست ہے۔

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد رقم فرماتے ہیں۔

عزیزہ مکرمہ لیڈی ڈاکٹر شفقت شہناز صاحبہ دختر مکرم چوہدری عبد الحق صاحب مصری شاہ لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں تشویشناک حالت میں داخل کی گئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفا اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سید عبد الحفیظ شاہ صاحب آف جڑانوالہ (ڈرائیور کوسٹر) کو جڑانوالہ سے لاہور جاتے ہوئے حادثہ پیش آگیا۔ چوٹیں بہت آئی ہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب وڑائچ۔ ماڈل ٹاؤن لاہور کے بائیں بازو کا پلستر ایک ہفتے تک اتر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم حکیم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ 169/R.B گرمولہ ضلع شیخوپورہ کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۱ - امان ۱۳۷۳ ھش — ۲۱ - مارچ ۱۹۹۴ء

# مولا کے پیار کے انداز

ابتلاؤں کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے انداز عجیب نرالے طریق پر سامنے آتے رہتے ہیں۔ ایک طرف غم اور پریشانی لاحق ہوتی ہے تو دوسری طرف مولا اپنے بندوں کو خوش رکھنے اور ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ساتھ ساتھ خوشی کی خبریں بھی وقتاً" فوقتاً" عطا فرماتا رہتا ہے۔ ایسی باتیں اللہ کی محبت کا ایسا اظہار ہوتی ہیں کہ دل بے ساختہ مولا کی محبت میں چور ہو کر آنکھوں کے راستے بہہ پڑتا ہے۔ اور دل بے اختیار ہو کر' سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کا ورد کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس ورد کو جتنی بار دوہرایا جائے اتنا اس میں مزا آتا چلا جاتا ہے۔ بے شک سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

جب انسانی تمنائیں پوری ہوتی ہیں تو دل کہہ اٹھتا ہے کہ میرا مولا میرا پیارا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے بابرکت ارشادات میں یہی فرمایا ہے کہ انسانی تمنائیں' انسانی خوشیاں' اس کی دلی آرزوئیں کہ اس کے پیارے اس سے آملیں' جدائیاں دور ہوں یہ ساری باتیں اسی وقت پوری ہوتی ہیں جب بندہ اپنی ہر خواہش کو مولا کی محبت کے تابع کر دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"ہر آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں بن سکتا جبتک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کرلے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے' وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۶۲)

جماعت احمدیہ کے افراد بفضل خدا اس عہد پر قائم ہیں اور اللہ کریم سے دعا ہے کہ مزید قائم رہیں۔ اور جب بھی کوئی دکھ یا تکلیف آئے چاہے وہ کتنا ہی طویل عرصہ پر کیوں محیط نہ ہو۔ اپنی تمناؤں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع رکھیں گے۔ جو مولا چاہے گا ہم بھی وہی چاہیں گے۔ ہم اس پیارے کے فضلوں پر بھی خوش ہیں اور اس کے ابتلاؤں پر بھی راضی ہیں۔ وہ مولا ہم سے راضی رہے۔ ہمیں اپنی محبت کی گود میں بٹھائے رکھے۔ ہر خوشی سے بڑی یہی خوشی ہے۔

تم سنو یا نہ سنو مجھکو تو کہہ لینے دو
اشک ہی میری زباں ہیں انہیں بہہ لینے دو
یوں تو احساس گھٹن کا ہے فضا میں لیکن
اس گھٹن ہی کی فضا میں مجھے رہ لینے دو

ابو الاقبال

---

○

مجھ ایسے کو دیکھ کے سارے لوگ ہوئے حیران
سوچ رہے تھے میرے جرم کی کیسے ہو پہچان

میں نے جب ان کو بتلایا دین ہے میرا جرم
ان کے دل میں جاگ اٹھا اِک غیرت کا ہیجان

دل والوں سے پوچھ کے دیکھو یہ ہے کیسی ریت
اندر باتیں ہو سکتی تھیں باہر ہے چپ چان

پہلوں پر بھی ہاتھ اٹھا کر سب نے منہ کی کھائی
مجھ پر جو بھی ہاتھ اٹھائے گا وہ ہو گا نادان

مجھ میں اور تم میں تفریق ہے فطرت کی تذلیل
کیا انسان سے کم تر ہوتا ہے کوئی انسان

ساری دنیا ایک ہی نقطہ پر ہوگی مرکوز
تم مانو نہ مانو میرا تو ہے یہ ایمان

آؤ مجھ سے بات کرو اور کھل کر بات کرو
دل میں کب تک رک سکتا ہے باتوں کا طوفان

مجھ کو گالی دے لیتے تو میں رہتا خاموش
مجھ پر ڈاکہ ڈال کے تم نے لوٹ لیا ایمان

مجھ کو آج نسیم ملے گا کس کس سے انصاف
سچی بات کے کہہ دینے کا ہے کس میں امکان

نسیم سیفی — ۱۷-۳-۹۴

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں۔ جو د م کے لئے صدقہ جاریہ کا ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

# ذکر الٰہی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو جلسہ سالانہ میں مذکورہ بالا عنوان پر ایک ہی بہت ہی پر اثر اور مفید خطاب فرمایا۔ اس مضمون کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

"یہ مضمون کتنا اہم اور ضروری ہے اس کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہوں گا کہ بڑا اور اہم ہے شائد کوئی خیال کرے کہ چونکہ اس پر میں نے لیکچر دینا شروع کیا ہے اس لئے اس کو بڑا اہم کہتا ہوں لیکن میں اس لئے نہیں کہتا بلکہ اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے بڑا کہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.... اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا ہے... اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ مضمون سب سے بڑا اور اہم ہے تو اس کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرنے کا حکم بھی ہونا چاہئے۔ اس کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑی کثرت سے اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ کریں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے... اے میرے بندے اپنے رب کو صبح اور شام یاد کیا کر۔ پھر رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو اس کو چاروں طرف سے ملائکہ گھیر لیتے ہیں۔"

اس پر معارف خطاب میں مندرجہ ذیل اہم مضامین پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے منفرد انداز میں روشنی ڈالی۔

ذکر الٰہی یا ذکر اللہ سے مراد کیا ہے؟ ذکر الٰہی کی ضرورت کیا ہے۔ ذکر الٰہی کی قسمیں کتنی ہیں؟ ذکر الٰہی میں کیا احتیاطیں برتنی ضروری ہیں۔ ذکر الٰہی کے سمجھنے میں لوگوں نے کیا غلطیاں کھائی ہیں؟ جو لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت ہماری توجہ قائم نہیں رہتی اور شیطان وسوسے ڈال دیتا ہے ان کے لئے شیطان کو بھگانے اور توجہ کو قائم رکھنے کے کیا طریق اور کیا ذرائع ہیں؟

ذکر الٰہی کے نام پر موجودہ زمانہ میں پائی جانے والی بعض بدعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں "......جب خدا تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں کے خلاف کہا جائے گا تو ضرور ہے کہ اس سے روحانیت کمزور ہو اس لئے.... روحانیت مٹ رہی ہے۔ دوسرے یہ کہ ان بدعتوں میں ایک بات ہے جس کی وجہ سے بظاہر لذت اور سرور محسوس ہوتا ہے مگر چونکہ وہ ساری لذت اور سرور بناوٹی ہوتا ہے۔ اس لئے حقیقی لذت سے غافل ہو کر جو بناوٹی کے پیچھے لگ جاتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے"۔

آپ نے ذکر الٰہی کے مقابل پر علم توجہ۔ مسمریزم وغیرہ کی حقیقت بیان فرمائی اور واضح فرمایا کہ قرب الٰہی کا حصول ذکر الٰہی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی کے متعلق ایک عام غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ "قرآن کریم بتاتا ہے کہ ذکر اللہ کا نتیجہ خشوع و خضوع ہے پس معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر طرب نہیں ہو سکتا کیونکہ طرب خشوع و خضوع کی ضد میں واقع ہوا ہے اس لئے ناچنا کودنا اور اچھلنا جو طرب ہے ہرگز ذکر اللہ کے نتیجہ میں نہیں پیدا ہو سکتا بلکہ اس کے نتیجہ میں تو خشوع۔ رونا اور عبادت اور ڈرنا ہوتا ہے" آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں ذکر کی اقسام بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید میں نماز قرآن کریم۔ صفات الٰہیہ کا تکرار و علی الاعلان بیان کو ذکر کہا گیا ہے۔

ذکر الٰہی کرتے ہوئے جن احتیاطوں کو مدنظر رکھنا چاہئے انہیں بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا پہلی احتیاط یہ ہے کہ کبھی اتنا ذکر نہ کرو کہ دل ملول ہو جائے۔

(۲) ایسے وقت میں ذکر نہیں کرنا چاہئے جبکہ دل مطمئن نہ ہو۔

(۳) ابتدا میں اگر ذکر کی طرف توجہ نہ ہو تو بھی دل کو مضبوط کر کے پختہ عزم سے ذکر میں لگا رہے۔

(۴) اس وقت کسی تکلیف کی حالت میں نہیں ہونا چاہئے۔

(۵) ایسی حالت بنانی چاہئے کہ جو نتیجہ بھی حاصل ہو گا اسے بخوشی قبول کرلوں گا۔

(۶) ذکر تضرع اور خشیت سے کیا جائے۔

(۷) ریاء کی صورت نہ ہو۔

(۸) ذکر لذت کے حصول کے لئے نہیں بلکہ عبادت سمجھ کر قرب الٰہی کے حصول کے لئے کیا جاوے۔ نماز کی اہمیت اور فوائد بیان کرنے کے بعد نماز میں توجہ قائم رکھنے کے متعدد طریق بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا وضو۔ مقررہ جگہ پر نماز ادا کرنا۔ معین سمت کی طرف رخ کرنا۔ خدا تعالیٰ کی عظمت و شان کو ذہن میں رکھنا۔ صف بندی کا اہتمام کرنا۔ صحت نیت۔ مل کر عبادت کرنا۔ تمام حرکات کو عمدہ طریق پر کرنے کا اہتمام کرنا۔ مقررہ سنن و نوافل ادا کرنا مسنون دعائیں اور عبارات آہستہ آہستہ پڑھنا۔ اپنے سامنے دیکھنا اور ادھر ادھر دیکھنے سے بچنا۔ یہ عہد کرنا کہ نماز میں کوئی خیال نہیں آنے دوں گا۔ خشیت اللہ پیدا کرنے والی آیات کا تکرار۔ ادھر ادھر کے خیالات کو زور سے دبانا۔ غیر ضروی حرکات سے اجتناب۔ چستی مستعدی کی حالت کو قائم رکھنا۔ لغو خیالات سے ہمیشہ بچتے رہنا۔ اس طرح عبادت کرنا گویا خدا کو دیکھ رہا ہے یا یہ کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔

آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ذکر الٰہی کرنے کے بارہ فوائد بیان کرنے کے بعد اس دعا پر اپنے خطاب کا اختتام فرمایا کہ آپ لوگوں کو اور مجھے بھی خدا تعالیٰ ان سے مستفید کرے۔

---

# واقفین نو کیلئے ڈاکٹر امتہ الرقیب کے طبی مشورے

وکالت وقف نو محترمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب صاحبہ کی بے حد ممنون ہے کہ وہ اپنا قیمتی وقت واقفین نو ربوہ کے فری میڈیکل چیک اپ کے لئے دیتی چلی آرہی ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے ربوہ کے سات حلقوں کا دورہ کیا۔ ماؤں کو انتہائی مفید لیکچرز دیئے اور ۲۶۰ بچوں کا تفصیلی میڈیکل چیک اپ کیا ربوہ میں اب تک وہ تقریباً ایک ہزار بچوں کا فری میڈیکل چیک اپ کر چکی ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں:-

"میں نے تقریبا آدھے سے زیادہ ربوہ کے وقف نو کے بچوں کو دیکھا ہے ان کے درمیان وقت گزارا ہے اس سے پہلے میں گزشتہ چار سال سے مختلف بچوں کو ہسپتال میں عام بچوں کے طبی معائنہ کے دوران دیکھتی رہی ہوں۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ وقف نو کے بچے اللہ کے فضل سے عام بچوں کی نسبت زیادہ ذہین ہیں۔ انتہائی نامساعد معاشی حالات میں پروان چڑھنے والے بھی ذہنی اور جسمانی لحاظ سے عام بچوں سے بہتر ہیں اور ان میں خدا کے فضل سے بیماریوں کے خلاف قوت مزاحمت زیادہ ہے۔"

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کی بچوں کی صحت کے بارے میں چند مفید تجاویز افادہ عام کے لئے پیش ہیں۔

جن بچوں کے قد چھوٹے ہیں انہیں دودھ' پھل اور سبزیاں زیادہ دیں۔

یرقان سے بچاؤ اور علاج کیلئے بچوں کو پانی زیادہ پلائیں۔ شہد ملا کر پانی' گنے کا رس' کینوں' چکوترا دیں نیز شلجم' مولی اور گاجریں ابال کر کھلائیں۔

الرجی' زکام' کھانسی وغیرہ سے بچانے اور بچوں میں قوت مزاحمت زیادہ کرنے کیلئے گوشت' سبزیاں' دالیں اور خاص طور پر بچوں کو دودھ اور رس دار پھل زیادہ کھلائیں جن میں وٹامن سی زیادہ ہوتا ہے۔ اور بچوں کی آنکھیں صبح شام صاف اور تازہ پانی سے دھوئیں۔ سردیوں میں کسی طرح گرم پانی کی بھاپ بچوں کو دیں مثلاً پانی ابال کر فوراً بڑے سے برتن میں ڈالیں اور اسے اس کمرے میں رکھیں جہاں بچے سو رہے ہوں۔ اس کی گرم بھاپ کمرے کی فضا میں شامل ہو کر بچوں کی آنکھ' ناک' کان' گلے اور سینے کے گرد و غبار کو کسی حد تک دھو ڈالے گی۔

بچوں کو نفسیاتی الجھنوں سے بچانے کیلئے ہر بچے کے والد اور والدہ اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر زیادہ سے زیادہ وقت اپنے بچوں کو دینے کی کوشش کریں تاکہ وہ نفسیاتی الجھنوں کا شکار نہ ہوں۔

بچوں کو تشدد کے رجحان سے بچانے کیلئے ان کو ٹی۔ وی کے تشدد سے بھرپور کارٹون اور فلمیں دیکھنے سے بچانے کی کوشش کریں کیونکہ اس سے بچوں میں تشدد کا رجحان بڑھتا ہے اور اب تو اپنی MTA کی نشریات شروع ہو چکی ہیں اس کے دکھانے کا خصوصی اہتمام کریں۔

(وکالت وقف نو)

---

# تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اس طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو اسی وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ ان کے کام آئے گا۔

کم خوری' کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔"

(خطبہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

# ترقی کے لئے باہمی تعاون

میرا ہمیشہ یہ یقین رہا ہے کہ سائنس تمام بنی نوع انسان کا مشترکہ ورثہ ہے۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلی چند صدیوں سے یورپ اور نئی دنیا میں سائنس میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ لیکن یہ کوئی وجہ نہیں کہ دنیا کے غریب اور ترقی پذیر ممالک اس ترقی میں کیوں حصہ نہ لیں یا اس کے ثمرات سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

اپنے اداروں میں کام کے دوران شراکت اور اتحاد باہمی کے بارے میں مجھے جو تجربات ہوئے ہیں میں ان کا ذکر اپنے اس مضمون میں کروں گا کہ کس طرح بے شمار ذہین اور باہمت کام کرنے والے سائنس دانوں منتظمین، بین الاقوامی اداروں میں کام کرنے والوں اور گورنمنٹ کے اہلکاروں اور مختلف ملکوں کے سربراہوں نے ٹریسٹے اور دنیا کے دیگر حصوں میں مختلف ادارے قائم کرنے میں میری مدد کی۔

سائنس انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں اور دنیا کے مختلف حصوں میں ہمیشہ سے ترقی کرتی چلی آئی ہے سب سے پہلے اس بات کا سہرا پرانے یونان کے سر ہے جس میں اس وقت کے مصر، جنوبی اٹلی، ترکی اور شام شامل تھے۔ اس کے بعد چین ہندوستان، ایران، عرب ترکی اور افغانستان نے ۱۱۰۰ء تک یہ پرچم تھامے رکھا۔ حتیٰ کہ ۱۴۵۰ء کے بعد وہ ممالک جن کو آج تیسری دنیا کہا جاتا ہے اس دوڑ میں پیچھے رہنے لگے اور یوروپ اس دوڑ میں پیش پیش نظر آنے لگا۔

آج کل صورت حال یہ ہے کہ اب صرف مغربی ممالک اور جاپان ہی اس مہم کے حامل نظر آتے ہیں۔ سائنس اور خاص طور پر جس کو بڑی سائنس کہا جاتا ہے اب بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ مثال کے طور پر ایٹم کے سٹرکچر کے متعلق تحقیقات یا خلائی سائنس صرف انہی ملکوں میں کی جاتی ہے۔ اس قسم کی مہمات کی لاگت اس قدر زیادہ ہے کہ کوئی بھی ملک اکیلا اس کام کا متحمل نہیں ہو سکتا اور باہمی شراکت ہی ایسا واحد طریقہ ہے جس پر چل کر یہ کام ہو سکتے ہیں۔ ان شراکت کرنے والوں کو اپنے فنڈ، اپنے سائنس دان اور اپنی ٹیکنیکل سوجھ بوجھ اس میں اکٹھی کرنی پڑتی ہے۔

اس سے کم درجہ کی سائنس کے پراجیکٹس میں بھی بعض دفعہ آلات انتہائی مہنگے ہوتے ہیں مثال کے طور پر کیمسٹری کی Catalysis Studies میں ہائی پریشر ایکیوپمنٹ کی قیمت کئی کئی ملین ڈالر ہوتی ہے۔ اور موسم کی پیشگوئیاں کرنے کے لئے اور موسمیات کی تحقیق کے لئے جو فاسٹ کمپیوٹر ہوتا ہے اس کی قیمت کی تو بات ہی نہ کیجئے تو بہتر ہے۔

مغربی ممالک نے سائنس میں جو خیرہ کن ترقی کی ہے وہ دراصل ان ممالک میں دولت کی ریل پیل ہی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ دولت کی ریل پیل نتیجہ تھی ان ممالک کا ٹیکنالوجی، صنعت، انتظامی امور میں مہارت کے میدانوں میں اولیت حاصل کر لینے کا۔ اور اس کے علاوہ اس سائنسی ترقی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان ملکوں کی حکومتوں نے "بگ سائنس" کے لئے امداد باہمی کے ذریعے یا انفرادی طور پر کبھی ہچکچاہٹ ظاہر نہیں کی اس کے علاوہ یونیورسٹیوں اور سپیشل اداروں نے بھی اس مہم میں بھرپور حصہ لیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سائنس کی ترقی بعض عظیم ہستیوں کی مرہون منت ہے لیکن ان کی خدمات کے ساتھ ساتھ ہی بے شمار سائنس دانوں کی ٹیمیں بھی اس دوڑ میں شامل رہی ہیں جنہوں نے مل کر کام کیا اور بے شمار اہم معلومات حاصل کیں اور یہ ٹیمیں درجنوں سائنس دانوں سے لے کر سینکڑوں سائنس دانوں پر بھی مشتمل ہوتی ہیں۔

سائنس کی ترقی میں سائنس دانوں کی تعداد بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد ایسے سائنس دانوں کی تعداد جو ریسرچ میں کام کرتے ہیں بہت بڑھ گئی ہے۔ یونیسکو کے ایک تجزیہ کے مطابق ترقی یافتہ صنعتی ممالک میں فی ملین افراد کے مقابلے میں ۳۶۰۰ سائنس دان اور انجینئر تحقیق اور سائنسی ترقی کے لئے کام کر رہے تھے اور ان میں جاپانی اور اسرائیلی سائنس دانوں اور انجینئروں کی تعداد فی ملین افراد ۵۵۰۰ سائنس دان اور انجینئر ہے اس کے مقابلے میں اگر تمام ترقی پذیر ممالک کا ذکر کیا جائے تو وہاں فی ملین افراد یہ تعداد ۲۰۰ ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان یہ فرق اسی طرح واضح اور نمایاں ہے جس طرح ان دونوں کی اقتصادیات اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کا۔

برازیل، ہندوستان، ارجنٹائن اور چند ایک دوسرے ممالک کو چھوڑ کر تمام تیسری دنیا کے کسی بھی ملک کے پاس سائنس دانوں اور انجینئروں کی تعداد بالکل معمولی ہے۔ تیسری دنیا کے بیشتر ممالک کو ۱۹۶۰ء کے قریب آزادی ملنے پر اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے میدان میں صفر سے کام شروع کرنا پڑا۔ میں انہی ایام میں کیمبرج سے تھیوریٹیکل فزکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لینے اور پرنسٹن انسٹی ٹیوٹ برائے ایڈوانسڈ سٹڈیز میں ریسرچ کام کرنے کے بعد میں واپس اپنے ملک پاکستان آگیا اور لاہور گورنمنٹ کالج میں پڑھانا شروع کیا۔ ملک بھر میں اکیلا تھیوریٹیکل فزکس کا سائنس دان ہونے کی وجہ سے میں بالکل اکیلا محسوس کر رہا تھا۔ تعلیمی ماحول بھی کوئی ایسا اچھا نہیں تھا۔ آخر تین سال کے بعد میں نے محسوس کیا کہ یہاں رہنے سے میری فزکس میں حاصل ہونے والی کامیابیاں ضائع جائیں گی اور نہ ہی میں اس طرح اپنے ملک کی کوئی خدمت کر سکوں گا۔ اس صورت حال میں میں نے واپس کیمبرج جانے کا فیصلہ کیا اور اس پختہ ارادہ سے کیا کہ میں ضرور کوئی ایسا نیا کارنامہ سرانجام دوں گا جس نہ صرف میری اپنی صلاحیتیں بے کار نہ جائیں گی بلکہ میں اپنے ملک کا نام بھی بلند کر سکوں گا۔ اس وقت سے لے کر اب تک میں نے دو جہات میں کام کیا ہے اول تحقیق اور دوسرے وہ طریقے اور ذرائع سوچنا اور بروئے کار لانا جس سے تیسری دنیا سے مغرب کی طرف سے "برین ڈرین" (ذہانت کی منتقلی) کا ایک طرفہ ٹریفک بند ہونے میں مدد ملے۔ انہی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے میں کیمبرج سے امپیریل کالج آف لندن چلا گیا جہاں ۱۹۵۷ء میں تھیوریٹیکل فزکس کا شعبہ جاری کیا گیا تھا۔

ہمیشہ سے میرا یہ خواب رہا تھا کہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں سے سائنس کے محقق اکٹھے کام کر سکیں۔ اس جگہ تحقیق کے لئے ماحول سازگار ہو۔ جہاں ایک اچھی لائبریری ہو جس سے تحقیق کرنے والے استفادہ کر سکیں۔ اور اس کے ساتھ ہی بہترین کمپیوٹنگ آسانیاں بھی موجود ہوں تاکہ اس ضرورت کے لئے بھی کہیں اور نہ جانا پڑے اس خواب کی تعبیر اس وقت شروع ہوئی جب ۱۹۶۰ء میں میں نے پاکستان کے نمائندہ کے طور پر انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (IAEA) کے ویانا اجلاس میں ایک انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس (آئی سی ٹی پی) کے قیام کا خیال پیش کیا۔ یہ پہلا قدم تھا جو بعد میں برپا ہونے والی ایک بڑی تحریک کا محرک بنا جس میں بہت سی گورنمنٹوں، اداروں اور افراد نے حصہ لیا انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کے قیام کے بعد میں نے تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز (TWAS) اس کے بعد "تھرڈ ورلڈ نٹ ورک آف سائنٹیفک آرگنائزیشنز" (TWNSO) اور انٹرنیشنل سنٹر برائے سائنس اینڈ ہائی ٹیکنالوجی (I.C.S) قائم کرنے کے لئے اپنی کوششیں شروع کر دیں۔ اسی طرح انٹرنیشنل سنٹر برائے جینیٹک انجینئرنگ اینڈ بائیو ٹیکنالوجی جن کا ہیڈ کوارٹر دہلی اور ٹریسٹے میں ہے کا قیام بھی ۱۹۸۳ء میں قریباً قریباً آئی سی ٹی پی کے ماڈل پر ہی کیا گیا۔

ان دنوں میں جس قسم کے سنٹر کی بات کر رہا تھا وہ آئی۔ اے۔ ای (IAEA) کے لئے بالکل نئی اور انوکھی بات تھی۔ قدرتی طور پر اس کا ترقی پذیر ممالک نے گرم جوشی سے استقبال کیا اور ترقی یافتہ ممالک نے اس کو بالکل توجہ کے قابل نہ سمجھا سوائے اس وقت کے روس، ڈنمارک اور اٹلی کے۔ بہرحال اس کے بعد بڑے بڑے سائنس دانوں نے اس تجویز پر بنیادی غور و فکر کیا۔ اور اپنی کچھ تجاویز اس سلسلے میں پیش کیں۔ جن کے نتیجہ میں ۱۹۶۲ء میں ٹریسٹے میں ایک سیمینار تھیورٹیکل فزکس پر منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار میں پیش کئے گئے خیالات پر آئی۔ اے۔ ای۔ اے۔ کے بورڈ آف گورنرز اور جنرل کانفرنس میں بحث تمحیص کی گئی۔ اور آخر کار ٹریسٹے جو کہ اٹلی کا ایک شہر ہے میں آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی۔ کا قیام عمل آیا۔ جس کے سالانہ بجٹ کے لئے اٹالین گورنمنٹ نے تین لاکھ امریکی ڈالر مہیا کئے پچپن ہزار امریکی ڈالر آئی۔ اے۔ ای۔ اے نے اور بیس ہزار امریکی ڈالر یونیسکو نے دیئے۔

آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی۔ کے قیام کے لئے بہت سارے ملکوں کی طرف سے آمادگی ظاہر کی گئی۔ لیکن آخر کار اٹالین گورنمنٹ اور ٹریسٹے شہر کی انتہائی فراخ دلانہ پیشکش کی وجہ سے اس کا قیام ٹریسٹے (اٹلی) میں کیا گیا۔

اٹالین گورنمنٹ نے نہ صرف اس کے چلانے کے اخراجات مہیا کرنے کا وعدہ کیا بلکہ اس کے لئے ایک نئی بلڈنگ کا بھی وعدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا۔ اور اس وعدہ کے مطابق ۱۹۶۸ء میں نئی بلڈنگ بنوا کر دی گئی۔ اور لائبریری کے لئے تمام نئی سائنسی کتابیں اور رسائل و اخبارات بھی مہیا کئے۔ اس کے بعد اٹالین حکومت نے ۱۹۸۳ء میں نہ صرف ۱۰۰ افراد کے لئے کافی ایک گیسٹ ہاؤس بھی بنوا کر دیا۔ بلکہ پہلی بلڈنگ کے ساتھ ہی ایک اور اتنی ہی بڑی بلڈنگ بھی بنوا کر ادارہ کو دی۔ اور اب ایک تیسری بلڈنگ بھی بن رہی ہے جو آئی سی ٹی پی کی تمام سروسز کے لئے کافی ہو گی۔ یہ بھی اٹالین گورنمنٹ کا عطیہ ہے۔ اور پہلی بلڈنگوں کے ساتھ ہی واقع ہے۔

آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی نے جلد ہی بطور ملٹی ڈسپلنری ریسرچ سنٹر آف ایکسیلنس
(Multi disciplinary Research Centre of Excellence)
اپنی پرواز تیزی سے شروع کی۔ اپنے قیام کے پہلے ہی مہینہ میں انرجی فزکس اور پلازما فزکس کے بارے میں ممتاز اور نمایاں نتائج شائع کئے گئے۔ ترقی یافتہ ممالک کے کئی ممتاز سائنس دانوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ ان دنوں میں جب کہ سرد جنگ اپنے عروج پر تھی روس اور امریکہ اور مغربی ممالک کے سائنس دانوں نے اکٹھے ہو کر پلازما اور فیوژن فزکس پر کام کیا۔ یہ ایک ایسا میدان تھا جس کو ہر کوئی خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔ اس طرح سے آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کا وقار شروع سے ہی بہت بلند ہو گیا۔ آئی سی ٹی پی کے آغاز ہی سے کئی ایسی سکیمیں اور شعبے شروع کر دیئے گئے تھے جو تیسری دنیا کے سائنس دانوں کو صنعتی ملکوں کی طرف راغب کرنے والے اداروں سے محفوظ رکھنے میں ممد ثابت ہوئے۔ جو ان غریب ملکوں کے فزکس کے سائنس دانوں کو انتہائی اونچے درجے کی ریسرچ کے مواقع مہیا کرتے تھے جس کے لئے ان کے اپنے ملکوں میں کوئی صورت نہ تھی۔

ایسوسی ایٹ ممبر شپ ایسے ہی امور میں سے ایک سکیم تھی۔ ایک آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی ایسوسی ایٹ ممبر وہ فزکس کا سائنس دان یا ریاضی دان ہوتا ہے جو کسی ترقی پذیر ملک سے تعلق رکھتا ہو اور اس ملک میں رہائش بھی رکھتا ہو اور جس نے اپنے شعبے میں پہلے ہی کوئی اہم کامیابیاں حاصل کی ہوں اور جو آئی سی۔ ٹی۔ پی کی طرف سے چھ سال تک وقفے وقفے سے بلایا جاتا رہا ہو عام طور پر ایسوسی ایٹ ممبر تین دفعہ یہاں ایسے قیام کر چکا ہو جن میں سے ہر ایک کا دورانیہ چھ ہفتوں سے کم نہ ہو اور نہ ہی تین مہینوں سے زیادہ ہو۔ اور آئی۔ سی ٹی۔ پی نے اس کے سفر اور رہائش کے اخراجات خود ادا کئے ہوں۔ جبکہ یہ ایسوسی ایٹ ممبر آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کی طرف سے مہیا کی گئی تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان پر ادارہ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں لگائی جاتی بلکہ وہ دلجمعی سے اپنی مرضی سے ریسرچ جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس سے ان کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے علم کو تازہ کر سکتے ہیں اور یہاں سے مزید خیالات حاصل کر کے واپس جا کر اپنے ملک کے تحقیقی اداروں میں ان کو مزید حل کر سکیں۔ یہ ایک ایسا امر تھا جس نے ترقی پذیر ملکوں سے "برین ڈرین" کے آگے ایک بند باندھ دیا۔ اس سکیم کے تحت پرانے ایسوسی ایٹ ممبرز جنہوں نے غیر معمولی کامیابیاں حاصل کی ہوں ان کو اعزازی ایسوسی ایٹ بنایا جاتا ہے ان اعزازی ایسوسی ایٹ کو ایک خاص رقم دی جاتی ہے جو وہ پانچ سال کے لئے آئی سی ٹی پی آنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اخراجات سفر اس میں شامل نہیں ہوتے۔

کم تجربہ کار سائنس دانوں کے لئے آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی نے ہائی لیول ٹریننگ کورسز شروع کئے۔ شروع میں یہ صرف نیوکلیر اور کنڈنسڈ میٹر (Condensed Matter) فزکس میں شروع کئے گئے تھے۔ اس سکیم کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایک فیڈریشن سکیم کا اجرا کیا گیا۔ فیڈریٹ کرنے والے اداروں کو یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نئے سائنس دانوں کو آئی۔ سی ٹی۔ پی میں ٹریننگ کے لئے ۴۰ سے لے کر ۱۲۰ دن کے لئے بھیجیں۔ یہ نئے سائنس دان یہاں پر ریسرچ کے کام میں حصہ لیتے ہیں' کورسز میں شامل ہوتے ہیں' ماہرین سے ملتے ہیں' لائبریری میں سائنسی حقائق اور معلومات جمع کرتے ہیں۔ یا کمپیوٹر کی سہولت سے استفادہ کرتے ہیں جو کہ ان کے اپنے ملکی اداروں میں مہیا نہیں ہیں۔ ان سائنس دانوں کے قیام کا خرچہ ٹریسٹے کا ادارہ برداشت کرتا ہے جبکہ ان کی آمدو رفت کا خرچ ان کا اپنا ملک ادا کرتا ہے۔

یہ انتظام فیڈریٹنگ اداروں کو یہ یقین مہیا کرتا ہے کہ ان کا اس متحرک اور فعال ادارے سے باقاعدہ تعلق قائم رہے گا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے اپنے ملک میں ریسرچ کا معیار قائم رکھا جا سکے گا بلکہ بہتر بنایا جا سکے گا۔ ان میں سے تقریباً ۲۰ اداروں کو ان کی سائنسی کامیابیوں کی وجہ سے خاص درجہ دیا جا چکا ہے۔ ان اداروں کو الحاق شدہ قرار دیا جاتا ہے اور ان کو سالانہ بیس ہزار ڈالر پانچ سال کے عرصہ کے لئے دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے اداروں کی ریسرچ کی استعداد کو بہتر بنا سکیں۔

۱۹۷۰ء میں یونیسکو نے آئی۔ اے۔ ای۔ اے کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے یونیسکو بھی آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کو چلانے میں بطور حصہ دار شامل ہو گئی۔ یونیسکو کے شامل ہونے کے نتیجہ میں آئی۔ سی ٹی۔ پی اپنے دائرہ کار کو بڑھانے کے قابل ہو گئی۔ اس سے پہلے آئی۔ اے۔ ای۔ اے۔ کی طرف سے یہ قدغن لگائی گئی تھی کہ آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی آئی۔ اے۔ ای۔ اے کے منڈیٹ سے باہر نہیں جائے گا۔ یعنی صرف ان شعبوں میں کام کرے گا جو نیوکلیر انرجی کے پرامن استعمال کے لئے ہوں گے۔

اس طرح یونیسکو کی شراکت کے بعد آئندہ سالوں میں آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کے نصاب میں نئے موضوع شامل کئے گئے۔ پچھلے دہاکے میں آئی سی ٹی پی نے ہر سال ۴۰ سے ۵۰ تک ہائی لیول کورسز' ریسرچ ورکشاپس اور مختلف مضامین پر کانفرنسوں کا انتظام کیا۔ جن مضامین پر کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا ان میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

(۱) فنڈا منٹل فزکس بشمول پارٹیکل فزکس' ریلٹویٹی' کاسمولوجی' اور ایسٹرو فزکس۔
(۲) کنڈنسڈ میٹر فزکس بشمول سالڈ سٹیٹ اٹامک اور مالیکیولر فزکس' میٹریل اور سٹیٹیکل میکینکس
(۳) ریاضی
(۴) فزکس
(۵) انرجی بشمول نیوکلیئر پلازما اور فیوژن فزکس اور نان کنونشنل انرجی۔
(۶) فزکس اور ماحولیات بشمول جیو فزکس۔ کلائما ٹولوجی'۔ میٹرولوجی' سمندروں اور فضا سے متعلق فزکس' ڈیزرٹی فی کیشن اور سائل
(۷) فزکس آف دی لونگ سٹیٹ بشمول نیورو فزکس' بایو فزکس' اور میڈیکل فزکس۔
(۸) اپلائیڈ فزکس بشمول مائیکرو پروسیسرز' کمیونی کیشن' آپٹیکل فائبر' لیزر' سپر کنڈکٹویٹی' اور کمپیوٹیشن فزکس'
(۹) فزکس ٹیچنگ

ان تمام مضامین پر کورسز اور ورکشاپس میں ۶۰ سے ۸۰ تک حصہ لینے والے ترقی پذیر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ کورسز اوسطاً" ۴ ہفتے تک جاری رہتے ہیں۔ اور حصہ لینے والوں کو ان کے بنیادی علم سے شروع کر کے آئی سی ٹی پی کی لیبارٹریوں اور کمپیوٹروں کی مدد سے کسی مضمون کے متعلق اعلیٰ سطح کی قابلیت تک پہنچانا ہوتا ہے۔

ہر سال آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی میں ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کے تقریباً چار ہزار سائنس دانوں کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں کے سائنس دانوں کا قیام تقریباً دس دن اور ترقی پذیر ملکوں کے سائنس دانوں کا قیام تقریباً پانچ ہفتے کے لئے ہوتا ہے۔ ہر سال آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کے سٹاف اور اس ادارے میں آنے والے سٹاف اور اس ادارے میں آنے والے سائنس دانوں کی طرف سے تقریباً تین سو سائنٹفک پیپرز ہر سال شائع کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۶۴ء سے لے کر اب تک اس ادارے میں پچاس ہزار سائنس دان کسی نہ کسی صورت میں آ چکے ہیں جن میں سے ۳۵ ہزار کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے تھا۔

آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کے ذریعے تیسری دنیا کی تحقیقی صورت حال میں جو بہتری ہوئی ہے اور آئی۔ سی ٹی۔ پی نے جس طرح اس میں کامیابی حاصل کی ہے اس کا سہرا آئی۔ اے۔ ای۔ اے اور یونیسکو جیسے بین الاقوامی اداروں' گورنمنٹ آف اٹلی جو آئی۔ سی ٹی۔ پی کے بجٹ کا ۹۰ فی صد مہیا کرتی ہے' سویڈش انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی جیسے بعض دیگر اداروں' ٹریسٹے شہر کی لوکل اتھارٹیز اور دنیا کی سائنسی برادری کے سر ہے۔

بنیادی طور آئی سی۔ ٹی پی کے کورسز اور ورکشاپس صرف تھیوری کی حد تک ٹریننگ مہیا کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی سائنس دان تجرباتی سائنس میں مہارت حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے ۱۹۸۳ء سے اٹالین لیبارٹریوں میں انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام جو پہلے پہل اٹالین گورنمنٹ کی مدد سے شروع کیا گیا اس میں تیسری دنیا کے ۷۰ سے ۸۰ سائنس دان چند مہینوں سے لے کے ایک سال تک اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اٹالین نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیر فزکس اور نیشنل کونسل آف ریسرچ بھی مزید وظائف اس سلسلے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

# لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال پر پابندی

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے اگلے روز مجلس علمائے پاکستان کی جانب سے دی گئی افطار پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال پر پابندی لگادے اور اسے صرف اذان اور خطبہ کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دے۔ مساجد اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہونے اور اس کے حضور خضوع و خشوع کے ساتھ گڑگڑانے کے لئے مخصوص ہیں اس اعتبار سے مساجد امن کا گہوارا اور سکون کا منبع ہیں لیکن گذشتہ کئی عشروں سے مساجد سے لاؤڈ سپیکر کا جس انداز میں استعمال کیا جا رہا ہے اس سے بچوں' طلبہ اور مریضوں کے لئے ہی شور کی آلودگی نے خطرناک مسائل ہی پیدا نہیں کئے گھروں میں عبادت کرنے والوں' رات کو تاخیر سے اپنی ڈیوٹیوں سے لوٹنے والے ملازمین اور عوام کے لئے بڑی الجھنیں اور مشکلات پیدا کر دی ہیں اور وہ جگہ جو سرچشمہ ہدایت اور رہنمائی ہے اس سے لاؤڈ سپیکر کے بے محابا استعمال نے عوام کے ذہنوں میں ایک بے کلی کی کیفیت پیدا کر دی ہے قانون میں لاؤڈ سپیکر کے موقع بے موقع انتہائی بلند آواز استعمال پر پابندی عائد ہے لیکن عمال حکومت مذہبی طبقہ کے خوف سے ایسا کرنے سے قاصر ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ جب تک علمائے حق اس بارے میں حکومت اور عوام کو صحیح راستہ نہیں دکھائیں گے اس مسئلے کا حل نہیں مل سکے گا۔ مولانا کوثر نیازی جو خود بھی علوم دینیہ کے فاضل ہیں ان کی جانب سے حکومت کو لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال پر پابندی کی درخواست وقت کے ایک اہم تقاضا کو پورا کرنے والی ہے اور توقع کی جانی چاہئے کہ حکومت نہ صرف فوری طور پر مساجد میں لاؤڈ سیکر کے بے جا استعمال پر پابندی لگا کر اسے سختی سے نافذ کرے گی بلکہ میوزک سنٹروں پر رات گئے تک تیز آواز میں ڈیک وغیرہ بجانے پر بھی پابندی عائد کرے گی۔

☆☆☆☆☆

## بھارت / چین / ایران

بھارت نے اس بات پر پرامید ہونے کا اظہار کیا ہے کہ بھارت' چین اور ایران اپنے اجتماعی پروگراموں میں جنوبی ایشیا میں ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کریں گے۔ تہران میں ایک انٹرویو ریکارڈ کرواتے ہوئے بھارتی وزیر خارجہ دنیش سنگھ نے کہا کہ ایرانی صدر ہاشمی رفسنجانی کی یہ تجویز جس کا اس تعاون کے ساتھ تعلق ہے انتہائی طور پر اہم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایشیا کے یہ تین ملک آپس میں تاریخیں روایت کے باہمی حصہ دار ہیں۔ اور انہیں ایک ہی قسم کے چیلنج درپیش ہیں۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دنیش سنگھ نے کہا کہ پاکستان نے جو دہشت گردی کا عمل جاری رکھا ہے وہی دراصل اس مسئلے کے حل کئے جانے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے وہ اس علاقے میں سیاسی عمل کو جاری کرنا چاہتا ہے لیکن سرحد کی دوسری طرف جہاں دہشت گردی کو فروغ دیا جاتا ہے اور علاقائیت کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کی جاتی ہماری راہ میں روک بنے ہوئے ہیں۔ اسی دوران بھارت کی وزارت خارجہ کے وزیر حکومت مسٹر بھاٹیہ نے امریکہ کو اس بات کا ذمہ دار گردانا کہ موجودہ کشمکش ختم نہیں ہو رہی۔ گویا کہ ان کے خیال میں امریکہ نہیں چاہتا کہ یہ مسئلہ حل ہو۔ بھارتی وزیر نے کہا کہ امریکہ کے حالیہ بیانات پاکستان کی اس بات پر حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ جموں اور کشمیر اپنے آپ کو بھارت سے آزاد کروالے۔ گذشتہ بدھ کے روز اپنی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر بھاٹیہ نے کہا کہ ہندوستان کو اس بات کا افسوس ہے کہ امریکہ کی ڈپٹی فارن سیکرٹری رابین رافیل نے نامناسب بیان دئے۔ وزیر حکومت نے کہا ہے کہ جب رابین رافیل ۲۲/ مارچ کو بھارت آئیں گی تو انہیں بھارتی خیالات سے پوری طرح آگاہ کر دیا جائے گا۔ یہ تمام باتیں بھارت کے مرکزی ریڈیو نے بتائی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی تیسرے ملک کا اس معاملے میں دخل دینا بے معنی بات ہے۔ کیونکہ کشمیر کوئی متنازعہ علاقہ نہیں ہے۔ مزید انہوں نے کہا کہ اس بات کی کئی دفعہ توثیق ہو چکی ہے کہ پاکستان اٹامک پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے یہ بات بھی بھارت کے لئے تشویش کا باعث ہے اور ہمیں اس بات سے حیرت ہوتی ہے کہ امریکہ پاکستان کے خلاف اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

## اسرائیلی وزیر اعظم / مخلوط حکومت

اسرائیلی وزیر اعظم یزک رابین اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی موجودہ مخلوط گورنمنٹ میں مزید پارٹیاں شامل کر کے اس کو مضبوط بنایا جائے۔ تاکہ وہ الخلیل کے قتل عام کے بعد مغربی کنارے اور غازہ پٹی میں واقع اسرائیلی بستیوں کے متعلق بعض اہم فیصلے کر سکیں۔

اسی سلسلے میں انہوں نے ۴۰۰ مزید فلسطینی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے اور اس طرح اب تک ایک ہزار فلسطینی جو کہ اسرائیل کی قید میں تھے رہا کئے جا چکے ہیں اور یہ بھی پی ایل او کو دوبارہ امن مذاکرات میں شامل کرنے کی کوشش کا ایک حصہ ہے

دریں اثنا مقبوضہ علاقوں میں مسلسل کرفیو نافذ ہے کیونکہ اسرائیل کو خطرہ تھا کہ اس جمعہ کے اجتماعات کے بعد دوبارہ انتقامی کارروائیاں نہ شروع ہو جائیں۔

اسرائیلی اہلکاروں کا کہنا ہے کہ رابین اس بات پر انتہائی ناراض ہیں کہ اسرائیل کی سیکیورٹی فورسز ابھی تک ریڈیکل جیوئش نیشنلسٹ موومنٹ کچ کے تین لیڈروں کو ابھی تک گرفتار نہیں کر سکی۔ بروچ گولڈ سٹین وہ یہودی آباد کار ہے جو الخلیل قتل عام میں کم از کم ۳۰ مسلمانوں کے قتل کا ذمہ دار ہے وہ ابھی تک کچ میں سرگرم ہے حالانکہ گورنمنٹ نے اس تحریک کے پانچ لیڈروں کو گرفتار کرنے کا حکم دے رکھا ہے۔ ان پانچ میں سے صرف دو پکڑے جا سکے ہیں۔ اور کچ لیڈر بروچ مارزل جو ابھی تک مفرور ہے اس نے اسرائیلی ٹیلی ویژن نیوز پروگرام پر آکر گورنمنٹ کو مزید مشکل میں ڈال دیا ہے۔ اس نے اس پروگرام میں آکر اعلان کیا کہ وہ گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا رہے گا۔ اس نے کہا میں اپنے آپ کو گورنمنٹ کے سپرد ہرگز نہیں کروں گا۔ میں اپنے دشمنوں کے کام کو آسان ہرگز نہیں بننے دوں گا۔

گورنمنٹ اس وقت دو یہودی جنگجو تحریکوں پر یلغار کر رہی ہے۔ جن میں سے ایک کا نام کچ ہے اور دوسری کا نام "کہا نے چائی" ہے۔ یہ دونوں تحریکیں امریکن یہودی ربی "میئر کہانے" جس کو قتل کر دیا گیا تھا' نے قائم کی تھیں۔ گورنمنٹ نے ان تحریکوں کے ۱۸ انتہا پسندوں پر مغربی کنارے میں آنے جانے پر پابندی لگا رکھی ہے اور ان سے اسلحہ بھی چھین لیا گیا ہے۔

رابین نے کہا ہے کہ اس نے ایک دائیں بازو کی پارٹی "سومٹ" سے مذکرات شروع کر رکھے ہیں کہ وہ اس کی مخلوط حکومت میں شامل ہو جائے۔ اسرائیلی سرکاری افسروں کا کہنا ہے کہ رابین کو چونکہ امن مذاکرات میں مقبوضہ علاقوں میں یہودی بستیوں اور دیگر امور کے متعلق اہم فیصلے کرنے ہیں اس لئے وہ چاہتا ہے کہ زیادہ پارٹیوں کی حمایت حاصل کر کے اپنی گورنمنٹ کو مضبوط کر سکے۔

رابین نے خود بھی کہا ہے کہ ہم نہایت اہم فیصلے کرنے والے ہیں اور یہ کام اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس مضبوط مخلوط حکومت نہ ہو۔"

پی ایل او نے پہلے ہی اس وقت تک امن مذاکرات میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے جب تک رابین یہودی آباد کاروں کو غیر مسلح نہیں کرتے اور فلسطینیوں کی بین الاقوامی حفاظت کا بندوبست نہیں کراتے۔ ایک سینئیر اسرائیلی اہلکار نے کہا ہے کہ رابین عرب الخلیل سے یہودی آباد کاروں کے انخلاء جیسے دوررس فیصلوں کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ وہ بہرحال امن مذکرات کو بچانا چاہتے ہیں۔

اسرائیل کا وزیر خارجہ شمعون پئیریز بھی رابین کی اس کوشش کا حامی ہے۔ کہ مخلوط حکومت کی بنیاد کو وسیع کیا جائے۔ پئیریز نے کہا ہے کہ کوشش کی جا رہی ہے کہ سومٹ پارٹی گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کے بغیر ہی مخلوط حکومت میں شامل ہو جائے۔ اور ہم اسی صورت میں ان کی شمولیت کا خیر مقدم کریں گے۔

دریں اثنا بائیں بازو کے مرٹز بلاک (MERETZ BLOCK) جو کہ رابین کی لیبر پارٹی کے ساتھ مخلوط حکومت میں شامل ہے نے کہا ہے کہ اگر "سومٹ" پارٹی کو شامل کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہماری پالیسی دائیں جانب جا رہی ہے۔ اور یہ بات امن مذاکرات کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

# وصایا

ضروری نوٹ - مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

**مسل نمبر ۲۹۴۳۵** میں صاحب بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد کارکن نظارت تعلیم ربوہ قوم کچھی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن کوارٹر ۲۰۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۳۰۰۰ ہزار روپے ۲۔ طلائی زیور وزنی اڑھائی تولہ مالیتی -/۹۵۰۰ ہزار روپے ۳۔ چاندی کا زیور وزنی ۲۵ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے اور سلائی مشین مالیتی -/۱۰۰۰ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ۱۵۰۰۰ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صاحب بی بی کوارٹر نمبر ۲۰۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر۔۱ غلام محمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۷۳۳۹ گواہ شد نمبر۔۲ بشیر احمد پسر موصیہ۔

**مسل نمبر ۲۹۴۳۶** میں سعیدہ بیگم بیوہ راجہ فضل داد خان صاحب قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۸۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵-۱۶ اے دار الصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر ۲۰۰۰ روپے ۲۔ زیور طلائی ۴۷ گرام مالیتی ۳۶۰۸۴۔ ۳۔ زرعی زمین ۱۶ ایکڑ دو کنال واقع چک نمبر ۸۸ ج ضلع سرگودھا ۵۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ بیگم بیوہ راجہ فضل داد ۵-۱۶-اے دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ راجہ نصر اللہ خان وصیت نمبر ۲۹۳۵۱ پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲ محمد اسماعیل ساکن ۴-۸ دار الصدر غربی۔

**مسل نمبر ۲۹۴۳۷** میں محمد اکبر آصف ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴-۳ حلقہ ثنا دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان ۱۴-۳ واقع دار العلوم غربی ربوہ برقبہ ایک کنال مالیتی ۴۰۰۰۰ روپے اور نیشنل بنک میں ۳۹۳۱ روپے نیز نیشنل سیونگ میں ۳۵۱ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکبر آصف ۱۴-۳ دار العلوم غربی حلقہ ثنا ربوہ گواہ شد نمبر۱ مولوی محمد جمیل وصیت نمبر ۱۳۹۸۸ گواہ شد نمبر۲ عبد الرشید ۱۶-۸ دار العلوم غربی (ب) ربوہ۔

**مسل نمبر ۲۹۴۳۸** میں امتہ الرحمان زوجہ محمد اکبر آصف قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴-۳ دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی بالیاں اور لاکٹ تین تولہ مالیتی ۲۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر وصول شدہ خاوند ۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرحمٰن ۱۴-۳ دار العلوم غربی حلقہ ثنا ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد اکبر آصف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ عبد الرشید سیکرٹری مال دار العلوم غربی ربوہ۔

**مسل نمبر ۲۹۴۳۹** میں شہزاد گلزار ولد گلزار احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلزار منزل گل روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شہزاد گلزار گلزار منزل گل روڈ سول لائن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ فضل احمد مجوکہ مسل نمبر ۲۹۰۶۶ گواہ شد نمبر۲ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۷۹۹۵۔

**مسل نمبر ۲۹۴۴۰** میں روبینہ الطاف زوجہ رفاقت احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ معلمی عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول ہسپتال کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی ۴ تولہ ۲۵ گرام مالیتی ۲۵۸۰۰ روپے ۲۔ زیورات نقری وزنی...... مالیتی ۱۰۰۰ روپے ۳۔ حق مہر ۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ الطاف مکان نمبر ۳۴-۹-۱۱ سول ہسپتال کالونی کوئٹہ گواہ شد نمبر۱ رفاقت احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ بشارت احمد ولد رفعت احمد درویش وصیت نمبر ۲۶۲۵۳۔

**مسل نمبر ۲۹۴۴۱** میں غلام قادر ولد نظام دین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی اراضی ایک ایکڑ دو کنال واقع مانگا ضلع سیالکوٹ مالیتی ۷۵۰۰۰ روپے ۲۔ ٹیوب ویل پرانا کا ۱/۲ حصہ مالیتی ۵۰۰۰ روپے ۳۔ بھینس دو عدد مالیتی ۱۵۰۰۰ روپے ۴۔ مکان میں نصف حصہ برقبہ ۱۲ مرلہ ۱۵۰۰۰ روپے کل جائیداد ۱۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام قادر مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ منور محمود کاہلوں وصیت نمبر ۱۹۴۲۵ گواہ شد نمبر۲ عبد الکریم وصیت نمبر ۶۹۶۹۔

## بقیہ صفحہ ۵

میں دیتی ہے۔ تقریباً تین سو کے قریب ایسی لیبارٹریاں ہیں جو ایسے طلباء کو خوش آمدید کہنے پر تیار رہتی ہیں۔

تیسری دنیا کے سائنس دانوں کو چاہئے کہ آپس میں اتحاد پیدا کریں اس اتحاد کے بغیر ترقی پذیر ممالک سائنس کی اس دوڑ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی مقصد کے لئے میں نے ۱۹۸۱ء میں اپنے ادارے کے ساتھیوں سے تیسری دنیا کی ایک سائنس اکیڈیمی بنانے کی تجویز پیش کی۔ دو سال بعد ٹی۔ ڈبلیو۔ اے۔ ایس یعنی تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنس کی بنیاد رکھی گئی۔ اور ۱۹۸۵ء میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریزڈی کوئیار نے اس کا افتتاح کیا۔

ٹی۔ ڈبلیو۔ اے۔ ایس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ تیسری دنیا کے سائنس دانوں میں سے کسی نے انفرادی طور پر کسی سائنسی ریسرچ میں اعلیٰ کام کیا ہو تو اس کی مناسب قدر کی جائے تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ دوسرے یہ کہ ترقی پذیر ملکوں کے ہونہار سائنس دانوں کو اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ضروری حالات مہیا کئے جائیں اس کے علاوہ تیسری دنیا کے تحقیقی کام کرنے والے سائنس دانوں کو دنیا کی سائنس برادری سے تعلقات استوار کرنے میں مدد دی جائے۔ اور تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس کے متعلق آگاہی کا ماحول پیدا کیا جاسکے۔ اور تیسری دنیا کے اپنے خاص مسائل کے متعلق سائنسی تحقیق کے متعلق حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

اس وقت تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز کے ۳۱۱ ممبر ہیں جو کہ ۵۴ ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں تیسری دنیا سے تعلق رکھنے والے ۹ نوبل لاریٹ بھی شامل ہیں۔

(بشکریہ۔ ورلڈ سائنس رپورٹ یونیسکو)
(بحوالہ ڈان ۲ مارچ ۱۹۹۴ء صفحہ نمبر ۵)

## بقیہ صفحہ ۱

طبیعت ناساز ہے اور بے حد کمزوری ہے۔

○ مکرم سید عبید اللہ شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بوجہ فالج کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم سلطان احمد محمود صاحب دار العلوم غربی کو چند دنوں سے گردوں کی درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔

ان سب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 20-مارچ- 1994ء**
کل کی بارش کے بعد آج دھوپ نکل آئی ہے درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں پھر فائرنگ کے نتیجہ میں ۲ سپاہی جاں بحق ہو گئے۔ غیر سرکاری کرفیو کے وقفہ کے دوران نامعلوم افراد اچانک فائرنگ کرتے ہوئے آئے جس سے دونوں افراد ہلاک ہو گئے۔ اور ایک سپاہی شدید زخمی ہو گئے۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی تین روز تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ہفتہ کے روز انتقال کر گئے۔ عید کے تیسرے دن رات کو ان پر اچانک فالج کا حملہ ہوا اور خون کا دباؤ بڑھنے کی وجہ سے دماغ کی شریان پھٹ گئی جو آخر کار ان کی موت کا باعث بنی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۰ سال تھی۔

○ پاک فوج کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر میں ایک محدود جنگ شروع کرنا چاہتا ہے۔ چین کی سرحد سے ہٹائی جانے والی فوج کو کشمیر اور بھارتی پنجاب میں تعینات کیا جا رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی تعداد ۶ لاکھ ہے۔ ان بھارتی فوجوں نے چار برسوں میں ۳۰ ہزار سے زیادہ کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے ۶ ماہ کے دوران بھارت نے لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے ۴۰۰ سے زیادہ دیہاتیوں کو شہید کیا۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت جتنا بھی واویلا کرے اسے اسلامی ملکوں کے سفیروں کو مقبوضہ کشمیر بھیجنا ہی پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور کوئی بھی شخص اپنی شہ رگ دشمن کے قبضے میں دینے کے لئے تیار نہیں۔ حکومت بھارت کو اس مسئلے پر مزید وقت دینے کو قطعاً تیار نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

○ پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا کہ دفتر خارجہ نے اپنے وسائل کے مطابق قرارداد کی کامیابی کے لئے لابنگ کی لیکن قرارداد منظور نہیں کرائی جا سکی۔ تاہم ۴۶ ممالک نے غیر جانبدار رہ کر مسئلہ کی افادیت کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ دفتر خارجہ نے انسانی حقوق کمیشن میں قرارداد کے موقع پر غلطیوں پر غلطیاں کیں۔ اور منتخب ایوان کی کمیٹی کو اہمیت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ میری زندگی کا مقصد ہی مسئلہ کشمیر حل کرانا ہے۔ ایوان کی کمیٹی دفتر خارجہ کو مزید کسی کوتاہی کی اجازت نہیں دے گی۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیراعظم ہاؤس میں کشمیر، بوسنیا اور افغانستان کے مہاجر بچوں کے ساتھ عید ملن تقریب میں شرکت کی اور پناہ گزین بچوں میں تحائف تقسیم کئے اس موقعہ پر انہوں نے کہا کہ وقت دور نہیں جب کشمیر اور بوسنیا آزاد ہو جائیں گے۔ اور پناہ گزین بچے عزت اور وقار کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔

○ ہفتہ کے روز مقبوضہ کشمیر کے طول و عرض میں مکمل ہڑتال رہی اور زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین پر قابض فوج نے بدترین تشدد کیا اور دو درجن افراد زخمی ہو گئے۔ ہڑتال بھارتی فوج کے مظالم، گرفتار کشمیری رہنماؤں کی رہائی اور ان کے ساتھ روا رکھے جانے والے ناروا سلوک کے خلاف کی گئی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے ملک کی تیزی سے گرتی ہوئی اقتصادی صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت خارجہ امور میں ناکام ہونے کے بعد اقتصادی میدان میں بھی بری طرح پٹ گئی ہے تمام ضروریات زندگی کی قیمتوں میں ایک سو سے تین سو فی صد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ اور لوگ نان جویں کے محتاج نظر آ رہے ہیں۔ حکومت نوٹ چھاپ چھاپ کر افراط زر میں اضافہ کرتی چلی جا رہی ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگتی نے کہا ہے کہ سینیٹ کے عہدوں کے لئے ہمارے سات ووٹ فیصلہ کن ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ شہباز شریف نے ہمارا موقف مان لیا ہے اور اب ہم ایک ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ایم کیو ایم بھی اے۔ این۔ پی کی وجہ سے مسلم لیگ کو ووٹ دے گی۔

○ نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور میں کھیلے جانے والے چیمپینز ہاکی ٹورنامنٹ کے تیسرے دن جرمنی نے برطانیہ کو ایک گول سے شکست دے دی اس طرح جرمنی نے دو میچ جیت کر چار پوائنٹس حاصل کر لئے۔

○ ایرانی نائب وزیر خارجہ علاؤالدین بروجردی نے کہا ہے کہ پاکستان نے قرارداد غیر مشروط طور پر واپس نہیں لی۔ بلکہ بھارت نے اسلامی سفیروں کو کشمیر جانے کی اجازت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کا معاملہ ایران اور چین کے خلاف مغربی ممالک کی ایک چال ہے۔ اور اسی لئے ایران اور چین نے قرارداد پر رائے شماری سے غیر حاضر رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔

○ بلوچستان کے وزیراعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی کی یقین دہانی پر بلوچستان اسمبلی کے سپیکر عبدالوحید بلوچ نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔ انہوں نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ۹ مارچ کو بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔

○ صوبہ سرحد میں مینگورہ کے قریب ایک بس اور ایک پک اپ کے تصادم میں پانچ استانیاں اور ایک گیارہ سالہ لڑکا جاں بحق ہو گئے۔

○ صوبہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کے سینئر وزیر مخدوم الطاف احمد نے کہا ہے کہ پنجاب میں سرکاری ارکان اسمبلی کی سفارش پر ان کے حلقوں میں اے۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ پی اور دیگر ماتحت افسروں کے تبادلوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ البتہ ایس۔ پی اور ڈی۔ سی کا تبادلہ پنجاب حکومت کیا کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ میں علیحدہ سیکریٹریٹ بناؤں گا۔ اور سرکاری محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے ارکان کی مشاورتی کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

○ لنڈی کوتل میں افغان پناہ گزینوں کے دو گروپوں میں مسلح تصادم کے نتیجہ میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ اور ایک شخص زخمی ہو گیا۔ کئی دکانیں لوٹ لی گئیں۔

○ سابق صدر کے داماد اور سندھ کے سابق مشیر داخلہ عرفان اللہ مروت کی گرفتاری کے لئے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے گئے ہیں اسی سلسلے میں سی۔ آئی۔ اے کی ایک ٹیم اسلام آباد پہنچ گئی ہے۔

○ ڈسکہ کے قریب ایک نام نہاد پیر نے ملنگوں کی مدد سے ایک مریض آدمی میں سے جن نکالنے کے لئے اس کو زندہ جلا ڈالا۔ پولیس نے قتل کا مقدمہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار محمد عبدالقیوم خان نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو اقتدار کی جنگ کے بجائے قومی مسئلہ بنایا جائے۔

○ جئے سندھ تحریک کے بانی سربراہ جی۔ ایم۔ سید سخت علیل ہو گئے ہیں۔ اور انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور آکسیجن دی جا رہی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ملک میں پارلیمانی نظام کی بجائے صدارتی نظام لانے کی باتیں اور تجاویز پاکستان کے خلاف جاری سازشوں کا حصہ ہیں۔ سازشی قوتیں ان تجاویز کی آڑ میں آمریت اور امریکہ کی بالادستی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ناکام ہے تاہم مدت پوری کرنے کا موقعہ ملنا چاہئے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے الخلیل قصبے میں فلسطینیوں کے قتل عام کے خلاف قرارداد مذمت منظور کر لی ہے۔ قرارداد کے تحت مقبوضہ علاقوں میں رہنے والے فلسطینیوں کے تحفظ کے لئے بین الاقوامی موجودگی ممکن بنانے کی اجازت مل گئی ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ شام، اردن اور لبنان اسرائیل سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ نے مطالبہ کیا ہے کہ روس اپنے کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیار تباہ کر دے۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر • پوٹینسیاں • اور بائیو کیمک کی تمام ادویات، خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن رجسٹرڈ ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ پاکستان
فون: آفس: ۱۷۷ کلینک: ۶۰۶

اب آپ کیلئے ہمارے ہاں خوشخبری
انٹرنیشنل ڈائریکٹ ڈائلنگ کی سہولت بھی مہیا کر دی گئی ہے۔ اب آپ بیرون ملک 1 منٹ کی کال اور فیکس کال بھی کر سکتے ہیں
انٹرنیشنل ڈائلنگ کیلئے نہ بکنگ کی پریشانی نہ انتظار کی زحمت، چند سیکنڈز میں اپنا مطلوبہ نمبر حاصل کیجئے نیز ہم آپکو آپکے گھر پر بھی یہ سہولت مہیا کر سکتے ہیں
تفصیلات کیلئے فون نمبر 212311 پر رابطہ کیجئے
صبح 6 تا ۱۱ بجے رات سروس
منجانب
المنصور پبلک کال آفس ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ
فون: 212311 گھر: 211911
فیکس: 212492